ضروری ہے کہ ہم مغربی تہذیب سے بکلّی کنارہ کش رہتے ہوئے اسلام پر عمل پیرا ہوں

خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲؍ستمبر ۱۹۸۰ء بمقام والنٹ کریک، سان فرانسسکو (امریکہ)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے اولاً تو اس امر پر روشنی ڈالی کہ ہم احمدیوں کا مذہب صرف اور صرف اسلام ہے خالص، حقیقی، اصل اسلام اور بحمداللہ تعالیٰ ہم سچے اور حقیقی مسلمان ہیں۔ بعد ازاں حضور نے واضح فرمایا کہ احمدیت ہمارے کندھوں پر عظیم ذمہ داری ڈالتی ہے اور اس ذمہ داری کو کماحقہٗ ادا کرنا ہمارا ایک اہم بنیادی فرض ہے۔

حضور نے اس عظیم ذمہ داری کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔ احمدیت ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہم جملہ احکام قرآنی پر عمل پیرا ہو کر اسلام کے مطابق زندگی گزاریں اور دنیا کے سامنے اپنی زندگیوں میں اسلام کا عملی نمونہ پیش کریں۔ فرمایا اسلام پر ایمان لانے اور مسلمان ہونے کا زبانی دعویٰ محض بے معنی ہے۔ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں زبانی دعوے کی کوئی قیمت نہیں۔ اصل اہمیت اپنے عمل سے مسلمان ہونے کا ثبوت فراہم کرنے کو حاصل ہے چاہیے کہ اسلام ہی ہماری روح اور ہماری زندگی ہو۔

فرمایا:۔

اس لئے بھی ضروری ہے کہ جب تک ہم مغربی قوموں کے سامنے اسلام کا عملی نمونہ پیش نہیں

کریں گے اس وقت تک ہم انہیں اسلام کی طرف مائل نہیں کرسکیں گے۔ یہاں کے لوگ اگر متأثر ہوں گے تو عملی نمونہ سے ہوں گے نہ کہ محض زبانی پیش کئے جانے والے دلائل سے۔ جب میں یہاں کی قوموں کے سامنے اسلام کی حسین اور دل موہ لینے والی تعلیم پیش کرتا ہوں تو لوگ اسلام کے حُسن کا اقرار کرنے کے بعد ساتھ ہی مجھ سے پوچھتے ہیں کہ یہ بتائیے کہ کون سا ملک یا مسلمانوں کا کون سا طبقہ ایسا ہے جو ایسی حسین اور بے مثال تعلیم پر عمل کررہا ہے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے کہ جس کا جواب دینا میرے لئے مشکل ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے سوا کوئی بھی حقیقی معنوں میں اسلام کا عملی نمونہ پیش نہیں کررہا۔

اس زمانہ میں یہ ذمہ داری احمدیوں کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے کہ وہ ساری دنیا میں اسلام کو پھیلائیں۔ ہم اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے قابل نہیں ہوسکتے جب تک کہ ہم میں سے ہر احمدی اپنی زندگی میں اسلام کا عملی نمونہ پیش نہ کرے۔ ہمیں وعدہ دیا گیا ہے کہ اگر ہم اپنے قول اور فعل سے اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے کی کوشش کریں گے اور اپنی اس کوشش کو کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے تو ہم ساری دنیا کو اسلام کا حلقہ بگوش بنانے میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی ہمیں خبردار کیا گیا ہے کہ اگر ہم ایسا نہیں کریں گے تو پھر اس کی سزا بھی بہت سخت ہے۔

اس ذمہ داری سے کماحقہٗ عہدہ برآ ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہم مغربی تہذیب سے بکلّی کنارہ کش رہتے ہوئے اسلام پر عمل پیرا ہوں اور اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے میں کوشاں رہیں۔ آج تہذیب کے معنی اباحتی زندگی گزارنا ہیں۔ حالانکہ بے قید زندگی گزار کے حرام کے بچے جننا تو تہذیب نہیں ہے۔ حیوانوں کی سی زندگی گزارنے کو کیسے تہذیب قرار دیا جاسکتا ہے۔ حیوان اور انسان میں بہر حال فرق ہونا چاہیے۔ ہمارا کام ان لوگوں کو جو حیوان کی سی زندگی گزار رہے ہیں دوبارہ انسانی زندگی کے قابل بنانا ہے۔ آج خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ یہ ہے کہ ہم میں سے ہر شخص مغربی تہذیب سے بکلّی مجتنب رہتے ہوئے اسلام پر کماحقہٗ عمل پیرا ہو اور اپنی زندگی میں اسلام کا عملی نمونہ پیش کرے تاکہ دوسروں کو اسلام کی طرف مائل کر

کے اُن کی زندگیوں میں انقلاب لانے کی کوشش کرے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو یہ توفیق دے کہ وہ خدا تعالیٰ کی منشا کے مطابق زندگی گزار کر اس کی خوشنودی حاصل کر سکے۔

(دورہ مغرب صفحہ ۴۷۸ تا ۴۸۰)